انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کی 13 ویں صدارتی توثیق کی تقریب میں دی گئی تقریر کا مکمل متن: – 14 /Aug/ 2021

13 اگست 2021 کو رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کی 13 ویں صدارتی توثیق کی تقریب میں دی گئی تقریر کا مکمل متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

والحمدالله ربّ العالمین و الصّلاة و السّلام علی سیّدنا محمّد و آله الطاهرین سیّما بقیّة الله فی الارضین.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس آغاز کو خاص طور پر اہل بیت (ع) سے متعلق دنوں میں عوام کے لیے ایک مبارک موقع بنائے۔ کچھ دن پہلے ، عید غدیر تھی اور کل یوم مباہلہ ہے-وہ دن جب ولایت اور تطہیر کی آیات نازل کی گئیں: "تمہارے ولی اللہ اور اس کے رسول ہیں" [قرآن پاک ، 5: 55].

یہ دن ائمہ (ع) کے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کی مدد ، دعاؤں اور شفاعت کے سائے میں یہ دن ایرانی قوم کے لیے خوشی کا موقع بن سکے گا۔

سب سے پہلے ، ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ایک بار پھر ایرانی قوم کو ایک اور انتخابات کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی نعمت عطا کی ، جو کہ مذہبی جمہوریت کی علامت ہے۔ میں عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور 12 ویں حکومت - 12 ویں انتظامیہ کے معزز صدر اور ان کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ، اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ جناب رئیسی اور ان کے ساتھیوں پر اپنی رحمتیں ، مدد اور خصوصی فضل نازل کرے۔

صدارتی توثیق کی تقریب اسلامی جمہوریہ میں انتخابی آزادی اور سلامتی کی علامت ہے۔

آئین اور ملک میں ہمارے عظیم امام کی قائم کردہ روایت کی بنیاد پر ، توثیق کی تقریب ان دہائیوں کے دوران کئی بار منعقد کی گئی ہے اور اس طرح ، یہ اقتدار کی معقول، پرسکون اور پرامن منتقلی کا مظہر ہے جو اہم ترین ایگزیکٹو برانچ اور ملک میں مینجمنٹ کی انچارج سے متعلق ہے۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

بہت سے ممالک میں ، اقتدار کی منتقلی عام طور پر کشیدگی کے ساتھ انجام پاتی ہے۔ تاہم ، ہمارے ملک میں ، یہ کام مختلف شرائط میں پرامن اور محفوظ طریقے سے کیا گیا ہے۔ اس مدت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ دونوں عوام اور عہدیداروں کے درمیان عقلیت ، امن اور سکون کی علامت ہے اور سیاسی تنوع کی علامت ہے۔ وہ انتظامیہ جو آج تک اس عہدے پر فائز رہیں مختلف سیاسی رجحانات رکھتی ہیں۔ یہ تنوع فطری طور پر انتخابی آزادی اور سلامتی کی علامت ہے۔ یہ بہت اہم معاملات ہیں۔ سب کو ان چیزوں کو ملک میں رونما ہونے والے واقعات کی نسبت دیکھنا چاہیے۔

انتخابات میں عوام کی شراکت پر ان کا شکریہ۔

شکر ہے کہ انتخابات مکمل طور پر صحت مند اور محفوظ طریقے سے منعقد ہوئے۔ میں مختلف تنظیموں میں

انتخابی منتظمین اور ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے انتخابات کی سیکیورٹی کو یقینی بنایا جو کہ ایک بہت اہم کام تھا۔ خاص طور پر ، میں عوام کی شرکت پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت پہلے سے ملک اور اسلامی جمہوریہ کے دشمنوں کے سیاسی تھنک ٹینکوں نے انتخابات پر پابندی لگانے کے لیے سازشیں تیار کی تھیں اور ملک کے اندر کچھ لوگوں نے غفلت کی وجہ سے اس کا ساتھ دیا اور شاید کچھ نے مضموم مقاصد کے تحت۔

عوام نے اگرچہ انتخابات میں حصہ لے کر مضبوطی سے جواب دیا اور ٹرن آؤٹ اچھا رہا۔ موجودہ حالات پر غور کرتے ہوئے ، شرکت کی شرح اچھی تھی اور اس نے منظر پر لوگوں کی موجودگی کو ظاہر کیا۔ میں اس کے لیے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور عوام کا بھی شکر گزار ہوں۔

امید اور ہم آہنگی کا پیدا ہونا اقتدار منتقل ہونے کے نتائج میں سے ایک ہے۔

ایک نکتہ یہ ہے کہ اقتدار کی منتقلی امید پیدا کرتی ہے کیونکہ نئے لوگ میدان میں داخل ہوتے ہیں جو نئے منصوبے رکھتے ہیں اور جو مختلف شخصیتیں ہیں۔ وہ نئی قوت ارادی کے ساتھ میدان میں آتے ہیں۔

اس سے ان لوگوں کی امیدوں کو تقویت ملتی ہے جو خدمت کے لیے متحرک ہیں ، خاص طور پر نوجوانوں کیۓ یہ ایک بہت قیمتی اور اہم معاملہ ہے۔ اقتدار کی منتقلی مختلف شعبوں کے ماہرین کو ماضی پر غور کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے ، اس عمل میں پچھلی غلطیوں کا جائزہ لینے کا باعث بنتی ہے اور پھر انہیں ختم کرتی ہے اور دوسروں کیلئے باعث تنبہ قرار پاتی ہے۔

انقلابی اقدار پر صدر کا اصرار۔

خوش قسمتی سے ، معزز صدر ، جناب رئیسی کے بیانات میں - صدارتی مہم کے دوران - انقلاب کی بنیادی اقدار پر اصرار تھا۔ انہوں نے عدل و انصاف کے انتظام ، کرپشن کے خلاف لڑنے اور اس طرح کی دیگر اقدار پر بہت زور دیا۔ یہ صحیح راستہ ہے۔

میں انہیں بھرپور تاکید کرتا ہوں کہ اسی راستے پر چلیں۔ اس تقریر میں جو انہوں نے آج بھی کی ، انہوں نے ان اقدار کو اجاگر کیا۔ وہ راستہ جو ملک اور قوم کو اپنے بنیادی حقوق کے حصول میں مدد دیتا ہے اور وہ راستہ جو ملک کو صحیح مقام اور مرتبے پر فائز کرتا ہے ، انقلاب کی بنیادی اقدار پر زور دینے کا راستہ ہے۔

انقلابی اقدار کچھ عجیب غریب اور مبہم اقدار نہیں ہیں۔ جب آپ امام خمینیؒ کے بیانات پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ انہیں واضح اور خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ عہدیداروں کو انہیں معیار کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ ان اہداف پر عمل کرنے کا جوہر لوگوں کو حوصلہ دیتا ہے کہ وہ عزم ظاہر کریں ، میدان میں داخل ہوں اور معاملات کی دیکھ بال کریں۔

لوگوں کی موجودگی تمام مسائل کو حل کرتی ہے۔

اہم مسئلہ ، اہم کلید لوگوں کی موجودگی ہے کیونکہ یہ تمام مسائل کو حل کرتی ہے۔ کوئی بھی چیز جو لوگوں کی موجودگی کی ضمانت دیتی ہے اور انہیں میدان میں اپنی موجودگی ظاہر کرنے کی ترغیب دیتی ہے - ان

مختلف میدانوں میں جو ملک کے لیے اہم ہیں - قیمتی ہے۔ عوام کی موجودگی کا کوئی متبادل نہیں ہے اور یہی وہ اہم کارنامہ تھا جو انقلاب نے انجام دیا۔

انقلاب کا بنیادی کارنامہ یہ تھا کہ اس نے عوام کو ایک غیر فعال اور متفرق گروہ سے جو کسی بھی قومی اور عوامی نقطہ نظر سے خالی ہوتی تھا، ایک پرجوش ، پرجوش ، پرعزم ، بامقصد ، مثالی اور فعال قوم میں تبدیل کردیا۔ یہ انقلاب کی بڑی کامیابی تھی۔

ہم انقلاب سے پہلے کے حالات کے گواہ ہیں۔ واقعی ایسا ہی تھا۔ قوم افراد کا متفرق گروہ ہوا کرتی تھی جس میں ہر کوئی اپنے مفادات کے بارے میں سوچتا تھا۔ نہ کوئی قومی مقصد تھا اور نہ کوئی قومی فکر۔ کچھ لوگ ادھر ادھر کچھ کہتے تھے، لیکن عوام کی بڑی تعداد اس پر دھیان نہیں دیتی تھی۔ اس الہی اور روحانی تحریک کے ساتھ ، ہمارے عظیم امام خمینیؒ اس منقطع اور راستے کو گم کئے ہوئی عوام کو حقیقی معنوں میں ایک متحد اور ہم آہنگ قوم میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

وہ انہیں میدان میں لائے اور ظالم بادشاہی نظام کو اکھاڑ کر ایک عظیم تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ کوئی بھی چیز جو قوم کو ایک متحد ، پرجوش ، حوصلہ افزائی اور فعال یونٹ میں تبدیل کر سکتی ہے اور جو بھی چیز اس میں مدد کر سکتی ہے وہ قیمتی اور اہم ہے۔ میری رائے میں ، انقلابی اقدار کی بنیاد پر کام کرنا اس کی ایک خصوصیت ہے۔

صدر اور نئی انتظامیہ کو مشورہ: عوامی ہونا۔

معزز صدر کو ایک نصیحت یہ ہے کہ وہ عوامی ہونے اور ان کے درمیان ہونے اور ان کی بات سننے کے نعرے کو ترک نہ کریں کیونکہ انہوں نے اپنی صدارتی مہم میں یہ نعرہ لگایا تھا۔ یہ ایک بہت اہم نعرہ ہے۔ ان کا نعرہ "عوام کی انتظامیہ" تھا اور انہیں اس کا ادراک کرنا چاہیے اور حقیقی معنوں میں لوگوں کے درمیان اور ساتھ ہونا چاہیے۔

"عوام" کا مطلب ہے ہر ایک ، بغیر کسی خاص طبقے اور ایک مخصوص گروہ کے خاص استحقاق کے۔ یقینا ، لوگوں کے درمیان موجود رہنا - جیسا کہ صدر پہلے ہی ایسا کرنے کا ماضی رکھتے ہیں - خواص کے ساتھ رابطے کو نظر انداز کرنے کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔ خواص کے ساتھ رابطے میں رہنا اپنے لحاظ سے ایک بہت ضروری اور قیمتی اقدام ہے۔ خواص کے ساتھ نقطہ نظر کا تبادلہ اور ان سے فائدہ اٹھانا قیمتی ہے۔

انتظامیہ اتحاد کا مظہر ہونی چاہیے۔

انتظامیہ اتحاد کا مظہر ہونی چاہیے۔ لوگوں کے درمیان موجود کچھ بے بنیاد توسم کو عوام کے ساتھ ہم آہنگی اور مہربانی کا رویہ اپناتے ہوئے کمزور کیا جانا چاہیے۔ یقینا ، اس طرح کے اختلافات مکمل طور پر ختم نہیں ہوسکتے ہیں ، لیکن ہمیں انہیں معاشرے کی ترقی پر اثر انداز ہونے سے روکنا چاہئے۔

مخلصانہ طور سے لوگوں سے بات کرنا۔

عوام سے مخلصانہ طور پر بات کرنا ان اقدامات میں سے ایک ہے جو کسی صدر کو مقبول بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ سیاسی زیب و زینت کے بغیر عوام سے مخلصانہ انداز میں بات کرنے میں مدد ملے گی۔ عہدیداروں کو لوگوں

سے مخلصانہ انداز میں بات کرنی چاہیے ، انہیں لوگوں کو بتانا چاہیے کہ مسائل اور حل کیا ہیں ، عوام خود کیا کریں اور انہیں عوام کو ضروری تعاون کی پیشکش کرنی چاہیے۔ لوگوں سے بات کرنا ایک اہم ترین کام ہے جس پر ایک مقبول انتظامیہ کو پابند رہنا چاہیے۔

موجودہ مسائل کے حل کے لئے اندرونی صلاحیتوں پر توجہ دینا۔

نصیحت کا ایک اور حصہ صلاحیتوں پر توجہ دینا ہے۔ ان دنوں ، اگر آپ تبصرے ، مضامین اور تحریروں کو دیکھتے ہیں ، تو آپ محسوس کرتے ہیں کہ وہ کوتاہیوں اور مسائل پر توجہ دیتے ہیں۔ ہاں ، بہت سی کوتاہیاں اور مسائل ہیں ، لیکن موجود صلاحیتیں تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ ملک میں بے شمار صلاحیتیں ہیں۔ ہمارے پاس پانی ، تیل ، کان کنی ، وسیع داخلی منڈیاں ، پڑوسیوں کے ساتھ روابط اور نوجوانوں کی حیرت انگیز صلاحیتوں اور جوش و خروش جیسی غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔ یہ ہماری صلاحیتیں ہیں۔ بلاشبہ ، وہ ان مسائل پر قابو پا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی صحیح شناخت کی جائے ، ان پر کام کیا جائے اور موثر استعمال کیا جائے۔ اس کے لیے چوبیس گھنٹے اور انتھک محنت کی ضرورت ہے۔ یقینا ان صلاحیتوں کے استعمال سے موجودہ کوتاہیوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

بدعنوانی کا مقابلہ کرنا۔

مقبولیت کا ایک اور پہلو بدعنوانی کا مقابلہ کرنا ہے۔ اگر ہم واقعی لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں کرپشن کے خلاف مسلسل جدوجہد کرنی چاہیے۔ جناب رئیسی نے اپنی سابقہ ذمہ داری [عدلیہ کے سربراہ] میں بدعنوانی کے خلاف مقابلے کی تحریک شروع کی اور اچھی تحریک چلائی گئیں ، لیکن اس مسئلے کی بنیادی جڑ ایگزیکٹو برانچ میں ہے۔

دوسرے الفاظ میں ، بدعنوانی سے لڑنے کی بنیاد ایگزیکٹو برانچ میں رکھی جانی چاہیے اور اس لیے اس برانچ میں اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ٹیکس چوری ، غیر ضروری اجارہ داری اور ترجیحی کرنسی ریٹ کا غلط استعمال ، غیر صحت مندانہ قیاس آرائی ، اسمگلنگ اور اس طرح کی بدعنوانی کی شکلیں ہیں جن کا سنجیدگی سے اچھے منصوبوں اور بھرپور طاقت کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔

ان تمام سالوں میں ہمارا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم بعض اوقات پرجوش ، پرعزم اور حوصلہ افزائی کے انداز میں کوشش شروع کرتے ہیں ، لیکن ہم عمل کے دوسرے مرحلے میں وہی محرک نہیں رکھتے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں اپنے حوصلے اور عزم کو برقرار رکھنا چاہیے اور جب تک ہم نتائج حاصل نہیں کرتے اسے جاری رکھنا چاہیے۔ اس طرح کرپشن کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

ملکی معیشت کے لیے منصوبہ بندی کی ضرورت۔

ایک اور اہم نکتہ ، جو میرا اگلی نصیحت ہے ، یہ ہے کہ ملک کے اہم مسئلے یعنی معیشت کے لیے منصوبہ بندی کرنی چاہیے جو کہ ملک کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ہر وہ منصوبہ جو آپ اپناتے ہیں اس منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے جو آپ پہلے سے تیار کر چکے ہیں۔ یکدم اور غیر متوقع اقدامات کسی بھی مسئلے کو حل نہیں کر سکتے۔ البتہ ، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انتظامیہ معاشی یا غیر معاشی شعبوں میں ایک اصلاحی اقدام کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ یہ ایک اور مسئلہ ہے ، لیکن عام طور پر ، ہر معاشی اقدام اور عمل کا انحصار ایک کلی منصوبے پر ہونا چاہیے

اور ہر کئے جانے والے اقدام کو اس منصوبے کا ایک حصہ پورا کرنا چاہیے۔

یقینا معاشی مسائل حل کرنے میں وقت لگتا ہے۔ ہمارے لوگ جانتے ہیں کہ یہ مسائل راتوں رات یا مختصر وقت میں حل نہیں ہو سکتے۔ اس میں وقت لگتا ہے. ان کے حل کیلئے عزم ظاہر کرنا چاہیے اور اس وقت کو جتنا ممکن ہو مختصر کرنا چاہیے۔ ہمارے معاملات کو آگے بڑھنا چاہیے ، اللہ کے فضل اور ہدایت سے اور ولی اللہ الاعظم کی دعاؤں سے (ہماری جانیں ان کی خاطر قربان ہوں)۔

خارجہ پالیسی ، ثقافت اور دیگر معاملات کے بارے میں کچھ باتیں کہنے کی ضرورت ہے ، لیکن ہمیں اس سے زیادہ اس نشست کو لمبا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کی کرم سے ، اگر میں زندہ رہا، تو میں ان معاملات پر دوسری نشستوں میں بات کروں گا۔

جتنی جلدی ممکن ہو انتظامیہ کے تشکیل کی ضرورت۔

یہاں ایک اور ضروری نصیحت یہ ہے کہ انتظامیہ کی تشکیل کو تیز کیا جائے۔ ملک کے حالات انتظامیہ کی تشکیل میں کسی تاخیر کی اجازت نہیں دیتے۔ معزز صدر کو چاہیے کہ وہ اپنے مجوزہ وزراء کو جلدی سے مجلس میں متعارف کرائیں اور مجلس کے معزز ارکان کو منظوری کے عمل کو تیز کرنا چاہیے تاکہ انتظامیہ تشکیل دی جا سکے اور جلد از جلد کام شروع کیا جا سکے۔

دشمن کی پروپیگنڈا جنگ کا مقابلہ کرنے کی اہمیت۔

آخری مسئلہ دشمن کی پروپیگنڈا جنگ کا ہے۔ آج دشمن سکیورٹی اور معاشی جنگ کے مقابلے میں نرم جنگ یعنی میڈیا وار میں زیادہ سرگرم ہے۔ وہ ہمارے ملک میں رائے عامہ پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں اور بہت سے منصوبوں پر کام کرتے ہیں۔ وہ بہت سے ہنر مندوں کی خدمات حاصل کرتے ہیں تاکہ وہ ملکوں میں رائے عامہ پر غلبہ حاصل کر سکیں نفسیاتی جنگ لڑ کر اور پروپیگنڈا چالیں چلا کر، خاص طور پر ہمارے ملک میں جو سپر پاورز کا ہدف ہے۔

جب کسی ملک میں رائے عامہ غیر ملکیوں کے قبضے میں ہو گی تو اس ملک کے معاملات دوسروں کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔ تشہیراتی کام اہم ہے اور ہمارے پاس اس شعبے میں کوتاہیاں ہیں۔ ان جاہل لوگوں کو چھوڑ کر جو ملکی میڈیا کو دشمن کے حق میں استعمال کرتے ہیں - میں ایسے لوگوں پر بحث نہیں کرنا چاہتا - یہاں تک کہ جو لوگ نیک نیت ہیں ، ان کا کام بھی اس حوالے سے کم ہے۔ لہذا ، ہمیں تشہیرات اور میڈیا کے شعبے میں زیادہ موثر اور زیادہ ذہانت سے کام لینا چاہیے۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معزز عہدیداروں ، معزز انتظامیہ ، نئے صدر اور ان کے ساتھیوں کو وہ ضروری کام کرنے میں مدد دے گا جو ملک و قوم کے مفاد میں ہوں۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اور ان کی رہنمائی کرے گا ، اور تمام ماہرین ، دانشور اور بااثر شخصیات مدد کریں گے تاکہ کام آسانی سے آگے بڑھے ، انشاء اللہ۔

خدا کا سلام زمانے کے امام پر (ہماری جانیں ان پر قربان ہوں) اور خدا کی رحمت ہمارے عظیم امام خمینیؒ اور

ہمارے عزیز شہیدوں پر ہو جنہوں نے ہمارے لیے یہ راستہ کھولا جس کے نتیجے میں ہمیں اس راستے پر چلنے کا موقع ملا۔

والسّلام علیکم و رحمةاللہ و برکاتہ